بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-10 مدیر:- نعیم احمد مبشّر، کتابت وڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ تبوک، ھش،3841 بمطابق ستمبر،2005ء شمارہ نمبر9

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے چھبیسویں سالانہ اجتماع 2005ء کا انعقاد

نہایت پرسکون اور روحانی ماحول میں خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات کا انعقاد

یورپ کے تین ممالک سے ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی شمولیت

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چھبیسواں سالانہ اجتماع 2005ء مورخہ 17 تا 19 جون بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام بادکروئس ناخ منعقد ہوا

{تیاری اجتماع۔}

تیاری اجتماع کا باقاعدہ آغاز مورخہ 8 جون 9 بجے دعا سے ہوا۔امسال تیاری اجتماع میں کم وبیش 480 احباب نے وقار عمل کیا۔اجتماع کے مختلف دفاتر اور حاضرین اجتماع کے لئے 66 خیمے لگائے گئے۔

{معائینہ۔}

16 جون بروز جمعرات 18.30 پر امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب اجتماع گاہ میں تشریف لائے۔اور شعبہ جات کا معائینہ فرمایا۔کارکنان شعبہ جات کو شرف مصافحہ بخشا انتظامات کو سراہا اور جملہ نصائح سے نوازا۔

پہلا دن 17 جون بروز جمعۃ المبارک

آج صبح 8 بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا علی الصبح ہی احمدیت کے پروانے جوک در جوک اجتماع گاہ میں آنا شروع ہوئے دوپہر 1.15 پر مکرمی امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی مقام اجتماع میں تشریف لائے مکرمی صدر صاحب خدام لاحمدیہ جرمنی نے اپنی عاملہ کے ساتھ امیر صاحب کا پرجوش استقبال کیا اور پرچم کشائی کی جگہ پر تشریف لے گئے مکرمی امیر صاحب نے جرمنی کا پرچم اور مکرمی صدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ فضاء میں بلند کیا۔بعدازاں مین پنڈال میں نماز جمعہ مکرم ومحترم مولانا منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ کی اقتداء میں ادا کی گئی مربی صاحب نے اطاعت خلافت پر خطبہ ارشاد فرمایا اس کے فوراً بعد افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرمی صدر صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا آپ نے سو مساجد سکیم میں ایک ملین کے ٹارگٹ کو پورا کرنے پر خدام اطفال کا شکریہ ادا کیا اور اسی طرح انہیں نصائح کی اور یاددھانی کروائی جو حضور انور نے گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر خدام واطفال کو کیں تھیں یعنی قیام نماز، تلاوت قران کریم، دعوت الی اللہ اور مالی قربانی۔

افتتاحی تقریب کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔تمام مقابلہ جات پروگرام کے مطابق منعقد ہوئے۔نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست مین پنڈال میں نصب بڑی سکرین کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا جو آپ نے کینڈا اکیلگری سے ارشاد فرمایا

دوسرا دن ۱۸ جون

آج کے دن کا آغاز اللہ کے فضل سے نماز فجر اور درس قرآن سے ہوا۔اِس روز بھی خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔اس دوران جرمنی بھر سے آئے ہوئے قائدین مجالس کے ساتھ میٹنگ ہوئی مکرمی صدر صاحب نے قائدین مجالس اور ریجنل قائدین کو سو مساجد کے وعدہ کو پورا کرنے پر شکریہ ادا کیا اور آئیندہ سال کے 1,1 ملین کے وعدہ سے آگاہ کیا اور پہلے سے بڑھ کر دعا، محنت اور قربانی کرنے کی تلقین کی اور اسی طرح 500 وصایا کے وعدہ کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

وقفہ برائے طعام اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد بڑے پنڈال میں تمام حاضرین کے سامنے خصوصی علمی مقابلہ جات کروائے گئے جو تمام حاضرین نے دیکھے اور سنے ایک کوئز پروگرام بڑی سکرین کی مدد سے کروایا گیا جس میں پنڈال میں موجود تمام خدام شامل ہوئے۔اس موقع پر مکرمی صدر صاحب نے دو کتب (سوچنے کی باتیں اور دینی معلومات) کا تعارف کروایا یہ کتب حال ہی میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے شائع کیں ہیں

اس کے بعد بقیہ مقابلہ جات جاری رہے آج کے دن فٹ بال کا دلچسپ مقابلہ نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی اور نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ بلجیم کے مابین ہوا جو جرمنی کی نیشنل عاملہ نے جیت لیا۔آج کا ایک اور دلچسپ پروگرام جو حاضرین کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز رہا۔وہ شام ۹ بجے مین پنڈال میں اطاعت خلافت پر دیکھایا جانے والا فیچر پروگرام تھا نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد یہ دن اپنے اختتام کو پہنچا

تیسرا دن ۱۹ جون بروز اتوار

اس دن کا آغاز بھی نماز فجر اور درس قرآن سے ہوا اس کے بعد خدام واطفال کے بقیہ ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے، خدام واطفال کی کثیر تعداد ان مقابلہ جات سے محظوظ ہوتی رہی۔آج کے پروگرام میں دو نمائشی میچ شامل تھے پہلا مقابلہ فٹ بال نیشنل عاملہ جماعت جرمنی اور نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے مابین ہوا جو خدام الاحمدیہ کی ٹیم نے جیتا۔دوسرا رسہ کشی کا مقابلہ نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ اور ریجنل قائدین کے مابین ہوا جو ریجنل قائدین نے (باقی صفحہ ۳)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کے اندر بہت سے گناہ ایسی قسم کے ہیں کہ وہ معرفت کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آتے جوں جوں معرفت بڑھتی جاتی ہے انسان گناہوں سے واقف ہوتا جاتا ہے ۔۔۔غرض اوّل گناہ کا علم ہوتا ہے پھر وہ خدا جس نے مَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیرًا یَّرَہٗ (الزالزال :۸) (فرمایا ہے) اس کو عرفان بخشتا ہے۔تب وہ بندہ خدا کے خوف میں ترقی کرتا اور اس پاکیزگی کو پالیتا ہے جو اس کی پیدائش کا مقصد ہے۔(ملفوظات جلد سوم، صفحہ،83)

جماعت احمدیہ جرمنی کا ڈوزلڈورف کے عالمی ''میلہ کتب'' میں اسٹال

جرمنی کے شہر ڈوزلڈورف کے عالمی میلہ کتب میں اس سال بھی جماعت احمدیہ جرمنی کے اشاعتی ادارہ ''فرلاگ ڈیئر اسلام'' نے اپنی کتب کا اسٹال لگایا جس سے ہزار ہا زائرین نے حقیقی اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر حاصل کیا، اس میلہ میں اس سال یک صد سے زائد اشاعتی ادارے شامل ہوئے، اسٹال کے عین وسط میں آویزاں کلمہ طیبہ کا بڑا بینر جرمن ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو خدائے واحد ویگانہ کی توحید کا پیغام دے رہا تھا نیز ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' اور اسلام آزادی ضمیر کا ضامن ہے کے بینرز کے علاوہ دوسرے بینر اور چارٹ بھی آویزاں کیئے گئے، قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے ساتھ اسٹال پر پچاس سے زیادہ زبانوں میں کتب بھی رکھی گئیں جن سے ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے استفادہ کیا اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس روحانی مائدہ سے حصہ لیا، مختلف ملکوں کے لوگ جن میں روسی، جاپانی انڈونیشین، بوزنین، شامل تھے اپنی اپنی زبانوں میں کتب کو دیکھ کر بہت محظوظ ہو رہے تھے، نوجوان طبقہ نے جن کے بارے میں اس ملک میں عیسائی گرجوں کی انتظامیہ کو یہ شکائت ہے کہ وہ مذہب میں دلچسپی نہیں لیتے، بڑے شوق سے کثیر تعداد میں لٹریچر لیا اور اسلام احمدیت کے بارے میں سوالات بھی کیئے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے دلوں کو حقیقی اسلام کی طرف پھیر دے۔آمین، جن احباب نے دن رات ایک کر کے اسٹال پر خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے اور دنیا وآخرت کی حسنات عطاء فرمائے۔

(رپورٹ۔محمد صالح بشارت جنجوعہ، صدر جماعت ڈوزلڈورف)

لوکل امارت ھمبرگ سٹی میں جلسہ یوم خلافت و جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۲۲ مئی کو بیت الرشید میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا، نیشنل امیر جرمنی مکرم ومحترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی، نظم مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب نے خوش الہانی سے پڑھی اسکے بعد مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کے موضوع پر نہایت مدلّل تقریر کی، مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے خطاب میں برکات خلافت کے حوالہ سے نظام وصیت کا سال منانے کی طرف توجہ دلائی اسی طرح آپ نے سو مساجد سکیم کو خلافت کی برکات کا حصہ قرار دیا، آپ نے بتایا کہ اس نظام کے ذریعہ ہم اپنی مالی قربانیوں وتقویٰ میں بہت ترقی کر سکتے ہیں، دو بچیوں کی نظم کے بعد مکرم طارق محمود طارق صاحب نے رسالہ الوصیت اور مسئلہ خلافت کے موضوع پر پُر معارف تقریر کی، آخر میں لوکل امیر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے تمام مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا، اس موقع پر حاضرین کی تعداد 900 تھی،

مورخہ سترہ اپریل کو بیت الرشید میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی، تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جرمن ترجمہ کے بعد نظم مکرم محمود الحق صاحب نے خوش الہانی سے پڑھی اس کے بعد مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی جس کا موضوع ''صداقت کا آفتاب'' تھا، آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، اس کے بعد مکرم آصف ملک صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کا غیروں سے حسن سلوک'' کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی، اس کے بعد قصیدہ پڑھا گیا اور پھر مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے ''درود شریف کی برکات'' کے عنوان پر تقریر کی، مکرم امام صاحب نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے، مسائل حل ہوتے ہیں، دماغی پریشانی دور ہوتی ہے، آخر پر دو بچیوں نے نعت پیش کی، لوکل امیر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا، حاضری 750 رہی

(رپورٹ۔حبیب عمر، سیکرٹری تبلیغ ہمبرگ سٹی)

اسلام کی ترقی وترویج میں مساجد کا کردار

تقریر مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی ومشنری انچارج جرمنی، بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۰ء

اسلام کی ترقی وترویج میں مساجد کے کردار کے موضوع پر آج اظہارِ خیال کرتے ہوئے ذہن اس عظیم منصوبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس کا اعلان ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کو جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر کیا تھا۔ حضورِ انورؒ نے فرمایا تھا کہ:۔

''میری یہ خواہش ہے کہ جرمنی وہ پہلا یورپین ملک ہو جہاں جماعتِ احمدیہ کو سو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملے اور یہ دراصل صد سالہ جشن تشکر کا ایک بہترین رنگ ہوگا۔''

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی۔ ۱۳)

پیارے آقا کے اس حکم پر لبیک کہنا اور اپنی مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانا ہم سب کا فرض ہے۔ کیونکہ جرمنی میں بننے والی یہ سو مساجد یورپ میں اسلام کی ترقی میں ایک بیس کیمپ (Base Camp) کا کردار ادا کرنے والی ہیں۔ انہی کے میناروں سے صدائے توحید بلند ہو کر جرمنوں اور دیگر یورپین اقوام کے دلوں میں اترنے والی ہے۔ تاریخِ اسلام کا مطالعہ کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ اسلام میں مساجد بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ میرے نزدیک سب سے اول مقصد یہ ہے کہ مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی کیلئے مخصوص ہوتی ہیں۔ جیسا اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

وَ اِذ جَعَلنَاالبَیتَ مَثابَۃً لِّلنَّاسَ وَ اَمنًا ط وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبرَاھِیمَ مُصَلًّی ط وَ عَھِدنَآ اِلٰی اِبرٰھِیمَ وَ اِسمٰعِیلَ أن طَھِّرَا بَیتِیَ لِلطَّآئِفِینَ وَ العٰکِفِینَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُودِ۔ (البقرہ: ۱۲۶)

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے اس گھر یعنی کعبہ کو لوگوں کیلئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن کا مقام بنایا تھا اور حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک اور صاف رکھو۔

حضور ﷺ نے بھی بہت ہی پیارے انداز میں مساجد کی اس غرض کو بیان فرمایا ہے۔ فرمایا:۔

اِنَّمَا ھِیَ لِذِکرِ اللہِ تَعَالیٰ وَ قِرَاءَ ۃِالقُرآنِ (مسلم)

یہ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوتِ قرآنِ مجید کیلئے ہوتی ہیں۔

مساجد کے دیگر اغراض ومقاصد کچھ اس طرح ہیں:۔

☆ مساجد بنی نوع انسان میں مساوات پیدا کرتی ہیں۔

☆ مساجد لوگوں کو ہر قسم کی برائیوں اور شر سے محفوظ رکھتی ہیں

☆ مساجد امن کے قیام کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

☆ مساجد کے ذریعہ لوگوں میں اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کی بھی عادت پڑتی ہے۔

☆ مساجد میں جہاں وہ لوگ رہتے ہیں جو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں وہاں پر مسافر بھی کچھ عرصہ کیلئے ان میں قیام کر سکتا ہے۔

☆ مساجد انسانی ہمدردی کا عظیم جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ نمازوں میں ایک دوسرے سے مل کر حالات کا علم ہوتا ہے اور باہمی دکھ درد دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

اب میں خلفائے حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ میں مساجد کے اغراض و مقاصد اور آداب بیان کرتا ہوں۔ **حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔**

''مساجد خدا کا گھر کہلاتی ہیں اور مساجد وہ مقام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے مخصوص ہیں۔ مگر لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو وہ ہر قسم کی بکواس کرتے ہیں۔ آپس میں دنیوی معاملات پر جھگڑتے ہیں۔ انہیں تو چاہیے تھا کہ جب تک مسجد میں رہتے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کی زبانیں تر رہتیں مگر وہ بجائے ذکرِ الٰہی کے دنیوی امور میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مرتکب بن جاتے ہیں۔ تعجب آتا ہے کیوں ابھی تک لوگوں کو اتنی موٹی بات بھی معلوم نہیں ہوئی کہ انہیں مساجد کا احترام کرنا چاہیئے اور لغو باتوں کی بجائے ذکرِ الٰہی میں اپنا وقت گذارنا چاہیے۔'' (تفسیرِ کبیر جلد ۸ تفسیر سورۃ الفجر ۵۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔ ''مسجد ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں۔ خواہ وہ غریب ہوں یا امیر۔ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ، اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسانوں کیساتھ حسنِ سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہئے۔ انسانیت کا یہی تقاضا ہے۔'' (دورہ مغرب صفحہ ۵۴۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسجد کے اعلیٰ اغراض ومقاصد کو بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:۔ ''آج ہم نے آپ کو اعلیٰ مذہبی اور روحانی اقدار سکھانے کی غرض سے از سرِ نو دریافت کیا ہے اور جماعتِ احمدیہ دم نہیں لے گی جب تک اس پورے برِاعظم کو محبت اور پیار اور عقل و دانش اور مضبوط عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ نہ جیت لے۔''

{یہ ایک روحانی فتح کا پروگرام ہے جس کا جغرافیائی اور سیاسی غلبہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

{یہ ایک دل جیتنے کا منصوبہ ہے جس کا جبر واکراہ سے کسی قسم کا واسطہ نہیں۔

{یہ ایک عقل اور دلیل کی جنگ ہے جس کا تیر وتفنگ اور توپوں اور راکٹوں سے کوئی بعید کا بھی علاقہ نہیں۔

{یہ ایک امن کا پیغام ہے جو دلوں کی راجدھانی سے تعلق رکھتا ہے۔

{یہ ایک نئی تہذیب اور نئے تمدن کا سوال ہے جو اس زمانہ کے تمام مسائل کا حل اور مادی دور کی ہر بے چینی کا علاج پیش کرتا ہے۔

{یہ انسان کو از سرِ نو انسانیت کی اعلیٰ اقدار سکھانے اور اُسے حیوانی سطح سے ایک مرتبہ پھر انسانی سطح تک بلند کرنے کی ایک جستجو ہے۔ جو سخت جانکاہی اور جانسوزی اور صبر اور استقلال کا تقاضہ کرتی ہے۔

{یہ انسان کو انسانیت سکھانے کے بعد اسے اپنے ربّ اور اپنے خالق سے ملانے کا ایک عظیم پروگرام ہے جو صرف اُس دنیا میں ہی وصل خداوندی کے وعدوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اِس دنیا میں ہی وصل الٰہی کی ایک قوی امید دلاتا ہے۔ اور اپنی تائید میں قطعی شواہد پیش کرتا ہے۔ اور دکھلاتا ہے کہ اس راستہ پر چل کر پہلے بھی ہزار ہا بندگان خدا ۔۔ خدا نما انسان بن گئے

(منقول از احمدیہ گزٹ یو ایس اے بابت ماہ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

اب میں آپ کو مساجد کے ایک اور عظیم الشان مقصد کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ ہے مسجد کا لوگوں کیلئے ہدایت کا موجب ہونا اور اسلام کی ترقی وترویج میں ان کا اہم کردار۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کس خوبصورت انداز میں اس غرض کا ذکر فرمایا ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّۃَ مُبٰرَاکًا وَّ ھُدًی لِّلعٰلَمِینَ (آل عمران: ۹۷)

یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ (مکہ کا قدیم نام) میں ہے وہ مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کیلئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگی تو سمجھو جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑھ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو محض للہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔'

(ملفوظات جلد نمبر ۱۷)

تقریر کو آگے بڑھانے سے پہلے میں مساجد کی مختصر تاریخ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مسجد کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا گھر، جو نوعِ انسانی کیلئے بنایا گیا وہ ایک مسجد تھی، جو بیت اللہ یا خانہ کعبہ کے نام سے معروف ہے۔ دنیا کی تمام مساجد اسی بیت الحرام کے اظلال اور اتباع ہیں۔ بیت اللہ کے قیام کے بعد لاکھوں کی تعداد میں خدا کے گھر بنائے جاتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ وجود آ گیا۔ جس نے عبادت کو معراج تک پہنچا دیا اور جو خود کعبہ کا مقصود اور خدا کا حقیقی اور اعلیٰ ترین عبد تھا۔ مگر آپ کی قوم نے آپ کو مکّی زندگی میں خدا کا گھر بنانے کی اجازت نہ دی اس لئے جہاں موقع ملتا آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نماز ادا کر لیتے۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کے اِمتیازی خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ اور آپ کی امت کے لئے ساری زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے۔ اور فی ذاتہ زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں خدا کی عبادت نہ کی جا سکتی ہو۔ لیکن اسلام سب سابقہ مذاہب سے بڑھ کر اجتماعی عبادت کا نقیب ہے۔ اور کل عالم کو اکٹھا کر کے خدا کے حضور سر جھکانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اجتماعی عبادات کے قیام کیلئے ایسی جگہیں مخصوص کرنے کا بھی ارشاد فرماتا ہے۔ جہاں کچھ لوگ مل کر سر بسجود ہوں۔ ایسے مقام شرعی اصطلاح میں مسجد کہلاتے ہیں اور بیشمار برکتوں اور رحمتوں کے حامل ہیں بلکہ حقیقت میں برکتوں کا منبع ہیں۔ جیسا کہ

آنحضرت ﷺ نے ہمیں مطلع فرمایا:

''أَحَبُّ البِلَادِ اِلَی اللہِ مَسَاجِدُھَاوَ اَبغَضُ البِلَادِ اِلَی اللہِ اَسوَاقُھَا'' (صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ)

یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بستیوں کی سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں۔ اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کی پیدائش کا مقصد قیام عبادت ہے اس لئے وہی جگہیں خدا کے حضور اعلیٰ اور محبوب ترین مقام ہیں۔ جو اس مقصد کی تکمیل میں ممد ومعاون ہیں۔

مکّہ سے ہجرت کے بعد جب آنحضرتؐ مدینہ کی نواحی بستی قبا میں تشریف لائے تو آپؐ نے خدا کے پہلے گھر کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے ڈالی۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ خود ہی معمار تھے اور خود ہی مزدور تھے۔ احبابِ اکرام! ذرا تصور کیجئے کہ خدا کا رسول اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت فرماتا ہے ابھی اپنی منزل (مدینہ) نہیں پہنچا۔ راستہ میں ہی خانہ خدا تعمیر کرتا ہے۔ پھر مدینہ پہنچتے ہی پہلے خدا کا گھر تعمیر کرتا ہے۔ اگر آپؐ چاہتے تو آپکے جان نثار صحابہ آپ کے لئے عالیشان گھر تعمیر کر سکتے تھے۔ لیکن آپؐ نے سب سے پہلے مساجد کی تعمیر کروائی۔ کیونکہ آپؐ اسلام کی ترقی میں مساجد کی اہمیت کو خوب جانتے تھے۔ چنانچہ مدینہ میں بننے والی یہ پہلی مسجد وہ ہے جو آج مسجد نبویؐ کے نام سے معروف ہے۔ اور قبا سے تشریف لانے کے بعد حضورؐ نے صحابہ کے ساتھ مل کر یہ مسجد تعمیر کی۔ اور یہ وہ مُقام ہے جس نے دس سال سے زیادہ عرصہ تک آنحضرت ﷺ کے وجودِ مقدس سے برکتیں پائیں۔ یہی اس زمامہ کا مدرسہ تھا یہی مکتب تھا۔ یہی عدالت تھی یہی تربیت گاہ تھی۔ یہیں سے وہ لوگ اُٹھے جنہوں نے پرانے ارض وسماء کو مٹا کر نئے زمین اور نئے آسمان قائم کئے۔ اور صداقت کا بول بالا کیا۔ دنیا کی بڑی بڑی عالیشان اور مضبوط عمارتیں مٹ گئیں اور زمین بوس ہو گئیں مگر یہ مساجد، جن کی خالص تقویٰ پر بنا رکھی گئی تھی، اپنے آغاز سے آباد ہیں اور آباد رہیں گی۔ ان کی وسعتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمانوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ مسجدیں بننے لگیں۔ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں مدینہ کے اندر ۹ مسجدیں تھیں جہاں الگ الگ جماعتیں ہوتی تھیں۔ ان کے علاوہ اُس دور میں مدینہ اور اس کے گردونواح میں مختلف قبائل کی ۳۰ کے قریب مسجدوں کا اور پتہ چلتا ہے۔ یہ عام طور پر وہ مسجدیں ہیں جن کی زمینوں پر رسول کریم ﷺ نے کسی وقت نماز پڑھی تھی (باقی آئندہ)

بقیہ اجتماع خدام لاحمدیہ

جیتا

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز ہوا تلاوت ،عہد اور نظم کے بعد سیکرٹری اجتماع مبارک احمد شاہد نے اردو اور مبشر احمد طارق مہتمم تجنید نے جرمن میں اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی اس کے بعد مکرمی امیر صاحب نے علمی ،ورزشی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کیے اور احباب سے خطاب فرمایا آپ نے پر جوش انداز میں خدام لاحمدیہ کی انتظامی صلاحیت کو سراہا اور اس طرح تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھنے کو کہا اسی طرح خدام کو زیادہ سے زیادہ وصیت کرنے کی طرف متوجہ کیا اور علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی

اس سال اجتماع کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے وصیت کا دفتر قائم کیا گیا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ کے فضل سے ۴۰ خدام نے وصیت کرنے کی توفیق پائی اسی طرح سو مساجد سکیم کے تحت اجتماع کے موقع پر رسید بکس کا انتظام کیا گیا تھا اللہ کے فضل و احسان اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے احباب نے 35000 یورو کی رقم اس مد میں ادا کی

اعداد وشمار

۱) اس اجتماع کی زیادہ سے زیادہ حاضری 5786 رہی یورپ کے تین ممالک سے خدام الاحمدیہ کے نمائیندگان اس اجتماع میں شامل ہوئے

۲) تیاری اجتماع میں 480 خدام و اطفال نے حصہ لیا اور وائینڈ اپ میں 310 خدام و اطفال شامل ہوئے، خدا تعالی کا فضل احسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنے اجتماع کا وائینڈ اپ تین دن میں مکمل کر لیا اللہ تعالیٰ وقار عمل میں شامل تمام خدام و اطفال کو بہترین جزا دے آمین،

۳) 5706 مربع میٹر پر مشتمل 66 خیمہ جات لگائے گئے۔

۴) 1200 سے زائد گاڑیاں پارک کروائی گئیں۔

۵) 800 افراد نے مقام اجتماع پر رہائش اختیار کی

علم انعامی

حسنِ کارکردگی کے مقابلہ جات میں علمِ انعامی کی حقدار مجلس Bad Homburg ریجن (Hessen Tauns) قرار پائی اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا علمِ انعامی مجلس Neuwied ریجن (Rhein Mosel) نے حاصل کیا۔

اجتماعی ورزشی مقابلہ جات خدام میں اول پوزیشن (رسہ کشی ریجن Mainz Wiesbaden) (فٹ بال ریجن Main Franken کبڈی H.West+GG) (باسکٹ بال ریجن Groß Gerau) (والی بال ریجن Offenbach)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اجتماعات کی برکات سے احسن رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق دے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور اخلاص کے ساتھ خلافت سے وابسطہ رہتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا کریں آمین ثم آمین

(رپورٹ۔مبارک احمد شاہد سیکرٹری اجتماع 2005ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیکیوں کی اقسام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سالانہ 1925ء کے موقع پر اپنی تقریر منہاج الطالبین میں نیکیوں کی اقسام پر روشنی ڈالی، ادارہ ان کو افائدہ عام کے لیئے شائع کر رہا ہے ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو انکو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

{ذاتی نیکیاں}

اب میں نیکیاں بیان کرتا ہوں، پہلے ذاتی نیکیاں لیتا ہوں

(۱) شجاعت بہادری (۲) چستی (۳) علم سیکھنا (۴) تواضع

(5) غیرت ،یعنی کوئی بدی ہوتے دیکھے تو بُرا منائے (6) شکر (7) حسن ظنی (8) دلی خیر خواہی، (9) محنت یعنی خوب کام کرنے کی عادت (10) حیا (۱۱) رحم دلی، کسی کی تکلیف دیکھ کر اس کے متعلق احساس ہونا (12) استقلال یعنی نیکی کو جاری رکھنا (13) وقار، یعنی بے فائدہ اور بلا وجہ دوسروں کی کسی بات میں نقل نہ کرنا، ہمارے ملک میں یہ عیب بہت پایا جاتا ہے جو بات انگریز کریں اس کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں (14) بلند ہمتی (15) صبر (16) حریت ضمیر، یعنی بلا وجہ کسی کی تقلید نہ کرنا (17) شکر قلبی یعنی دل میں محسوس کرنا کہ فلاں نے احسان کیا ہے (18) تحقیق حق، یعنی سچائی کو تلاش کرنا (19) کسی کی خوبی کا دلی اعتراف (20) رافت۔رحم دلی اور رافت میں یہ فرق ہے کہ رحم دلی تو یہ ہے کہ لوگوں کو تکلیف میں دیکھ کر مدد دینے کا خیال پیدا ہونا اور رافت یہ ہے کہ کسی کی تکلیف کو دیکھ کر دکھ محسوس ہونا (21) اپنے حق کی خاطر مقابلہ کرنے کی قوت، یہ اور بات ہے کہ کسی پر عفو کر کے کوئی اپنا حق چھوڑ دے یا یوں اپنی سستی سے نہ لے لیکن کسی سے دب کر حق نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (22) سباق کی قوت یعنی یہ طاقت کہ نیکیوں میں دوسروں سے آگے نکلوں (23) اپنی ہزیمت اور شکست تسلیم نہ کرنا خواہ کئی دفعہ ہارے مگر اپنی ہار نہ مانے یہ مطلب نہیں منہ سے اقرار نہ کرے بلکہ اس پر راضی نہ ہو اور اس کے اثر کو دور کرنے کوشش کرتا رہے (24) چوکس رہنا یعنی اپنے دشمن سے غافل نہ ہونا (25) اقرار حق (26) قوت برداشت کا ہونا یعنی تکلیفیں برداشت کرنے کی طاقت ہونا (27) جفاکشی کا عادی، خواہ کتنا کام آپڑے گھبرائے نہیں (28) جرأت (29) نیکی سے محبت (30) لوگوں کی مدد کی خواہش کہ اگر موقع ملے تو ضرور مدد کروں (31) سادہ زندگی بسر کرنا، اپنے نفس کی آسائش پر روپیہ زیادہ نہ صرف کرنا، (32) اپنی عزت کی حفاظت کرنا (33) دوسروں کی خوبیوں کا اقرار کرنا (34) ہر بات میں میانہ روی اختیار کرنا،

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

فرشتوں سے تعلق رکھنے والی نیکیاں یہ ہیں،

(1) ذکر الٰہی، لکھا ہے کہ جہاں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں فرشتے ٹوٹ پڑتے ہیں۔اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔وہاں فرشتے گھیرا ڈال لیتے ہیں، (مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

(2) طہارت ظاہری، یہی وجہ ہے کہ جہاں ملائکہ کے نزول کے مواقع ہوتے ہیں وہاں خوشبو لگا کر جانے کا حکم ہے۔ جیسے جمعہ کے لئے نہانا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں

(1) عدل (2) احسان (3) احسان کا شکریہ (4) صفائی پسندی (5) سخاوت (6) وفاداری (7) رحم کرنا (8) دوستانہ (9) حلم، اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے جو نیک پہلو ہوں ان کو سوچ کر چھوڑ دینا۔ عفو تو یہ ہے کہ قصوروار سمجھ کر معاف کر دینا۔مگر حلم یہ ہے کہ اس کی خوبیوں کی وجہ سے درگزر کرنا۔ (10) ایثار (11) قرض روپیہ دینا، (12) صدقہ، (13) تعاون (14) دیانت (15) صلح جوئی، یعنی صلح کی کوشش کرنا، (16) عفو، یعنی معاف کر دینا (17) عہد کی پابندی، (18) گرے ہوئے لوگوں کو بلند کرنے کی کوشش کرنا، (19) دوسروں کا اعزاز اور اکرام کرنا، (20) دوسروں کا ادب کرنا، اعزاز تو یہ ہے کہ جو برابر کا ہے اس کی عزت کرنا اور ادب یہ ہے کہ بڑوں کا احترام کرنا (21) اگر لوگوں میں لڑائی ہو تو ان کی صلح کرانا، (22) اخوت (23) رازداری (24) بشاشت۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو دوسرے جانوروں سے تعلق رکھتی ہیں

(1) ان کی غذا کا خیال رکھنا (2) ان کی طاقت کے مطابق ان سے کام لینا (3) جن جانوروں سے کام نہ لیا جائے ان کو بھی کھانا دینا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ایک دفعہ کئی دن تک بارش ہوتی رہی اور پرندوں کو دانہ نہ ملا۔ایک شخص نے ان کو دانہ ڈالا، اس وجہ سے اسے ایمان نصیب ہوا اور وہ جنت میں چلا گیا۔قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔" وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۔(المعارج:26,25) مومنوں کی یہ بھی صفت ہے کہ ان کے مال میں ان کا بھی حصہ ہوتا ہے جو مانگ سکتے ہیں اور جو نہیں مانگ سکتے ان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔نہ مانگ سکنے والوں میں حیوانات اور پرند شامل ہیں اُن کو بھی کھانے کے لیئے دینا چاہیئے۔ (4) بے زبان جانوروں کی سردی گرمی اور اُن کے شہوانی جذبات اور اُن کی اولاد کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو قومی نیکیاں ہیں

(1) زکوٰۃ دینا (2) ضروریات قومی کے لیئے چندہ دینا (3) مہمان نوازی کرنا (4) خدمت قومی کرنا (5) اطاعت حکام (6) حکام سے تعاون کرنا (7) حفاظت ملک کرنا۔ (8) ذمہ داری کا احساس، (9) غلطی پر خوشی سے سزا بھگتنا (10) اشاعت حسنات یعنی لوگوں کی نیکیاں پھیلانا (11) دشمنانِ قوم سے اجتناب کرنا (12) قومی عزت کی حفاظت کرنا۔قوم پر اگر کوئی حرف لاتا ہو تو اس کی تردید کرنا۔ (13) تجارت میں ایمان داری اور دیانتداری اختیار کرنا، (14) تعلیم دینا (15) تربیت کرنا۔

اب میں وہ نیکیاں بیان کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

(1) ایمان میں کامل ہونا، (2) محبت الٰہی (3) اعمالِ شریعت، عبادات اور معاملات کو پورا کرنا۔ (4) رجاء یعنی خدا تعالیٰ پر اُمید رکھنا (5) خوف یعنی خدا تعالیٰ کی عصمت سے خوف رکھنا، (6) دل پاکیزگی (7) توکل یعنی باوجود اپنی طرف سے کوشش کرنے کے یہ احساس ہونا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی نصرت آئے گی تب کامیابی ہوگی (8) اخلاق حسنہ سے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اُن کا خیال رکھنا۔جیسے عہد کی پابندی وغیرہ ہے۔ (9) تمام عقائد باطلہ کا رد کرنا (10) اللہ تعالیٰ کی شان میں اگر کوئی بے ادبی کرے مثلاً کہے اس نے مجھے کیا دیا۔ مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے تو اُسے سمجھانا کہ یہ خدا تعالیٰ کے ادب کے خلاف ہے اس سے باز رہو۔ (11) تبلیغ حق، شعائر اللہ کا ادب۔

(منہاج الطالبین، صفحہ، 79 تا 82)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد قریشی عبدالستار صاحب دھلوی ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دھلوی صحابی حضرت مسیح موعودؑ مورخہ 23 مئی 2005ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ربوہ میں بعمر 86 سال انتقال فرما گئے، اِنَّاللّٰہِ وِاِنَّااِلیہ راجعون، مرحوم نہائت درجہ ملنسار ،مہمان نواز، نمازی تہجد گزار تھے، آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر برطانوی فوج میں ملازم ہوئے اور جنگ عظیم دوم میں حصہ لیا، 1942ء سے 1945 ء تک جرمن میں قید رہے، رہائی کے بعد ایک ملاقات میں برطانیہ کے بادشاہ اور وزیر اعظم چرچل نے آپ کا شکریہ ادا کیا، احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے، نیز تمام لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ (عبدالقیوم، جماعت کاسل نورڈ جرمنی)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 9
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

ضرورت ہے

از کتاب نوید منزل، ثاقب زیروی

محبت اور عقیدت کے ترانوں کی ضرورت ہے
سراپا درد ہوں۔ایسے فسانوں کی ضرورت ہے
جوانوں کے رگ و ریشے میں خونیں بجلیاں بھر دیں
ہمیں اُن حشر پرور داستانوں کی ضرورت ہے
خدا کی راہ میں جو جان دینا آبرو جانیں
امامِ وقت کو ایسے جوانوں کی ضرورت ہے
ہو جن کی ہر نوا میں انگبیں سے بڑھ کے شیرینی
ہمیں ان صاف گو شیریں بیانوں کی ضرورت ہے
جو سینچیں خونِ دل سے گلستانِ احمدیت کو
ہمیں اس وقت ایسے باغبانوں کی ضرورت ہے
حمیّت جن کا مسلک ہو اخوّت جن کا شیوہ ہو
خدا کے دین کو ان نو جوانوں کی ضرورت ہے
تمدّن کے علاوہ زُہدو تقویٰ میں بھی افضل ہوں
ہمیں اہلِ دُوَل کے اُن گھرانوں کی ضرورت ہے
دُعا میں جن کی ہوں ارض وسَما کی قوّتیں ثاقب
خدائے پاک کے اُن رازدانوں کی ضرورت ہے

واقفین نو جرمنی کی مصروفیات

ریجن ھیسن زود اور لوکل امارت ڈارمسٹڈ کی واقفاتِ نو نے مورخہ پانچ جون 2005 کو حال ہی میں تعمیر ہونے والی نئی مساجد کو دیکھا اور سیر کی، صبح سات بجے بس ڈارمسٹڈ سے روانہ ہوئی اور 10-30 پر وٹلش شہر کی مسجد ''بیت الحمد'' پہنچی، بچیوں نے سو مساجد اسکیم کے تحت تعمیر ہونے والی اس پہلی مسجد کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی، یہاں سے قافلہ کو بلنز شہر آیا اور مسجد ''بیت الطاہر'' میں نماز ظہر وعصر ادا کی کھانے کے بعد بچیوں کو یہاں کے دو مشہور دریاوں کا سنگم دکھایا گیا، یہ جگہ بہت خوبصورت ہے، اور سیاح یہاں کثرت سے آتے ہیں، اس کے بعد یہ قافلہ اوزنگن شہر کی مسجد ''بیت الھدیٰ'' پہنچا واقفات نے اس مسجد میں آگ لگنے کے واقعہ کے بارے میں تفصیل سے معلومات حاصل کیں، اس کے بعد یہ قافلہ رات 30-20 پر ریڈسٹڈ کی مسجد ''بیت العزیز'' پہنچا، یہ آج کی سیر کا اختتام تھا، اڑتالیس واقفات نو کو لے کر بس واپسی کے لیئے روانہ ہوئی، تمام بچیوں نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا اور انہیں تحریک سو مساجد کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنے کا موقع بھی ملا، (رپورٹ۔ محمد اجمل، اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو برائے ریجن ھیسن زود)

لوکل امارت فلڈانوئے ہوف نے اپنے نماز سنٹر میں مورخہ 11 جون کو واقفین نو کے لیئے اجتماع منعقد کیا، اجتماع کا آغاز محترم کلیم احمد خان صاحب کے تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ پیش کرنے سے ہوا، محترم لوکل امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں تحریک وقف نو کے پس منظر، مقاصد اور واقفین کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی، اس کے بعد تین گھنٹے تک نصاب کا جائزہ لیا جاتا رہا، نماز ظہر وعصر کے بعد قریب ہی گراونڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے، جہاں کھانا بھی پیش کیا گیا، بعد میں کیریئر پلاننگ کمیٹی کے تحت مکرم شیراز احمد صاحب نے واقفین نو کو مندرجہ زیل معلومات مہیا کیں

جرمنی کا نظام تعلیم، تعلیم کے مواقع، مستقبل میں کون سے پیشے اہمیت کے حامل ہیں جن کو اختیار کر کے واقفین جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں، بچوں نے سوالات بھی کیئے، خاکسار نے بھی بچوں کو اعلیٰ تعلیم اور دینی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلائی،

اختتامی پروگرام میں جائزہ نصاب میں اوّل، دوم، سوم آنے والے مختلف گروپوں کے بچوں میں انعامات تقسیم کیئے گئے،

واقفات نو کا اجتماع بھی اسی دن الگ ہال میں محترمہ لوکل صدر صاحبہ کی زیرنگرانی منعقد ہوا، اجتماع کی کل حاضری 84 رہی،

(رپورٹ۔ نصیر احمد خان، لوکل سیکرٹری وقف نو)

سائنس کی دنیا

ترتیب وترجمہ، مرزا عبدالحق

تیز ترین کیمرہ اور تیز ترین پودا

شمالی امریکہ کے جنگلاتی پھولوں میں سے ایک پھول جسے Bunchberry Dogwood کہتے ہیں کا تیز رفتار کیمروں کے ذریعے ایک تحقیقاتی ٹیم نے معائینہ کیا اس پودے کے پھول Dogwood درخت کے خوشنما پھولوں کی طرح ہوتے ہیں یہ پودا گھٹنے جتنا قد آور ہوتا ہے اور پتے بالکل چھوٹے۔اس کے تنے کے درمیان چار سفید پتوں کا ایسا گچھا ہوتا ہے جس پر بالکل پتوں کا گماں ہوتا ہے ولیم ٹاؤن کے کالج کے شعبہ حیاتیات کی پروفیسر Adwards Joan اپنے طلبہ کے ساتھ پولن کے بارے میں تحقق میں محو تھی کہ ایک سٹوڈنٹ چلاّ اٹھا کہ کچھ پھٹ کر منتشر ہوا ہے. حیاتیات کے بعض ماہرین اس بارے میں کچھ آگاہ تھے تاہم پروفیسر J.Aolwards نے تیز رفتار کیمروں سے مطالعہ کرنا شروع کیا، اس کے ویڈیو کیمرہ میں جس کی رفتار ایک سیکنڈ میں ایک ہزار فریم تھی ایک مبہم سا عکس ظاہر ہوا تحقیقاتی ٹیم نے مزید دس گنا تیز کیمرہ Per Second 10,000-Frame- سے مطالعہ کیا تو پودے کے تمو کے تدریجی عوامل عیاں ہو گئے

انہوں نے دیکھا کہ پھول کی ہر لچکدار پتی پیچھے جھکتے ہوئے، زور سے اچھالتے ہوئے، فلامنٹ کو خارج کرتی ہے۔پولن کا اخراج کشش ثقل سے 800 گنا زیادہ ہوتا ہے۔

کوئی اور پودا اپنی تیزی میں (جیسا کہ کیڑوں کو جکڑنے والے پودے Venus flytrap) اس پودے کا مقابلہ نہیں کر پاتا۔

قومی لگن

آئین سٹائن کے مسوّدات کی نیلامی

برلن میں مشہور جرمن سائنس دان البرٹ آئن سٹائن کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چند مسودات کی نیلامی ایک لاکھ یورو میں ہوئی ہے حالانکہ یہ مخطوطات صرف بیس صفحات پر مشتمل تھے جبکہ اسی دن سوشلسٹ روس کے بانی لینن کا 1919 کا ایک خط جو سرخی سے لکھا گیا تھا صرف 9 ہزار یورو میں فروخت ہوا۔

ترقی کا زینہ

فنِ تعلیم وتربیت

آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر افتخار حیدر ملک اور جرمن سکالر پروفیسر ڈاکٹر ہسلر S .Hessler گوئٹھے یونیورسٹی نے گذشتہ دنوں اردو جرمن کلچر سوسائیٹی میں مسلمان ممالک میں پسماندگی کے تاریخی تجزیہ پر کلام کرتے ہوئے بتایا کہ ایک بنیادی سبب جو اندر ہی اندر ملت کو کھائے جا رہا ہے وہ علم کی روشنی سے دوری ہے یعنی سائنسی تعلیم سے بے توجہگی اور فنی تربیت سے پہلو تہی، موجودہ دور میں ترقی کرنے والی اقوام کا آغاز سائنسی تعلیم کو عام کرنا اور با صلاحیت افراد کو اعلیٰ فنی تربیت مہیا کرنے سے ہوا حقیقت یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کی عالمی دوڑ میں سبقت سے عوامی شعور بیدار ہوتا ہے جبکہ بین الاقوامی میل جول سے دوسروں سے رواداری حوصلہ اور مذہبی امور میں عدم مداخلت کی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے نیز معاشرتی کلچر میں اشتراک سے سلامتی اور امن کے قیام میں عوامی تعاون حاصل ہوتا ہے

''یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیئے،،۔

ماضی کی تلاش

روشنی کے گھوڑے پر

وقت کی پیائش کا مسئلہ ہمیشہ سے بیرونی اثرات کے تابع رہا ہے سائنسدانوں کے نزدیک صحیح پیائش کرنے والی کوئی مشین ابھی تک معرض وجود میں آئی ہی نہیں، تحقیق کرنے والے ایک فزکس کے سائنسدان، (Amos ori) نے (vacum) خلا کے ذریعہ اس کا حل پیش کیا ہے، Amos کا کہنا ہے آئن سٹائن کی مشہور زمانہ وقت کی تھیوری نظر اضافت Relativity بھی سفر میں تیز رفتاری کو زمینی وقت سے آگے مستقبل میں امکانی سفر قرار دیتی ہے یعنی تصور کیجیے کہ ایک انسان سال بھر ایک ایسے راکٹ سے سفر کر رہا ہے جو نوری رفتار 1,86000 میل فی سیکنڈ سے قدر کم ہی سہی مگر ایسی حالت میں عام گھڑی قطعاً ناقابل اعتبار ہو کر رہ جاتی ہے جب وہ شخص واپس زمین پر پہنچے گا تو دیکھے گا کہ اس دوران اہل زمین کئی سال گذار چکے ہیں یعنی اس شخص کی عمر چند سال کم ہے پس یہ بیرونی اثرات کا نتیجہ ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا ''وقت رفتہ'' کو بھی آواز دی جاسکتی ہے؟ ہاں کیوں نہیں امکان تو ہے۔محقق Amos Ori کے مطابق خلائی خطہ جو نارمل مادہ سے ڈھکا ہوا ہو پر کسی قریبی ضخیم ٹھوس مجسم سے بلیک ہول ایسے اثرات مترتب ہوں یا اس میں کشش ثقل کی لہریں وسیع ہلچل مچا دیں تو روشنی کے گھوڑے (راکٹ) پر سفر سے ماضی کے سکوت پر دسترس ممکن ہو سکے گی

-

ایسے تجربات سے جن سے روشنی کے گھوڑے پر سفر یقینی ہوتا جا رہا ہے ماضی کے دبیز پردوں کے اٹھنے اور انکشافات کے ظہور کے امکانات بھی بڑھتے جا رہے ہیں مثلاً Eather میں محفوظ ''زمانہ رفتہ'' کی آوازیں سن کر پہچان سکیں گے۔

(مندرجہ ذیل مضامین انٹرنیٹ کے ڈیٹ نیوز وسائنس نیوز سے اخذ کیئے گئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلسہ سالانہ نمبر

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-10 مدیر:- نعیم احمد بیّر، کتابت وڈیزائننگ:-ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ تبوک ھش،1384 جلسہ سالانہ نمبر بمطابق ستمبر،2005ء شمارہ نمبر10

جماعت احمدیہ جرمنی کے تیسویں بابرکت جلسہ سالانہ کا مئی مارکیٹ میں کامیاب انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت، تیس ہزار سے زائد مسیح محمدی کے پروانوں سے روح پرور خطابات

مقررین کے پُر معارف و پُر مغز خطابات، نو زبانوں میں رواں ترجمہ، بتیس ممالک سے نمائندگی

ایک ہزار سے زائد رنگ برنگے خیمہ جات پر مشتمل ایک روشن، روحانی بستی

الحمدللہ، جماعت احمدیہ مسلم جرمنی کا تیسواں (30) سالانہ جلسہ مورخہ 26 تا 28 اگست 2005ء کو جرمنی کے شہر ''من ہائم'' میں امن وآشتی کا پیغام لیئے ،نزول رحمت کے نظاروں میں ،محبت کے سائے میں ،تکبیر کے پُر جوش نعروں کو فضاؤں میں بکھیرتا، حمد کے گیت گاتا ،اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوا،

اس شہر کے مقام مئی مارکیٹ میں جلسہ سالانہ گیارویں مرتبہ منعقد ہوا، ایک ہزار سے زائد رنگ برنگے خیمہ جات پر مشتمل یہ روشن وروحانی بستی جنگل میں منگل کا سا، سماں پیدا کر رہی تھی، دنیا کے گلوب کے بتیس ممالک سے یہاں جمع ہونے والے مسیح محمدی کے پروانوں کی تعداد اس مرتبہ بڑھ کر تیس ہزار پانچ صد دو ہوگئی (30502)، اس سال بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس اس جلسہ سالانہ میں شرکت فرما کر اسے رونق بخشی، اور اپنے روح پرور زندگی بخش خطابات سے سامعین کے دلوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی، خاص طور پر اپنے اختتامی خطاب کے آخر میں جب حضور انور نے اس سال جلسہ کی بڑھی ہوئی حاضری کے ساتھ اس سر پھرے کو دعوت نظارہ دی جس نے حضور انور کو لکھے گئے خط میں یہ بڑھ ماری تھی کہ جماعت کی تعداد کم ہو رہی ہے، تو حاضرین کا جوش قابل دید تھا، زبانیں تکبیر بلند کر رہی تھیں ،دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے، جذبات کی ان لہروں کو جلسہ گاہ میں محسوس تو کیا جا سکتا تھا مگر الفاظ اُن کی ترجمانی نہیں کر سکتے، قلم بیان سے قاصر ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف اسٹال بھی لگے، جن میں رفاحی ادارہ ''ہومینیٹی فرسٹ'' نے بھی اسٹال لگایا اور افریقہ کے بھوکے پیاسے عوام کے لیئے 13129 یورو چندہ جمع کیا، نمائش کے اسٹال پر ہزاروں افراد آئے اور نمائش دیکھنے کے ساتھ ساتھ سومساجد کے لیئے چندہ بھی دیا،

طبی امداد کے اسٹال میں چوبیس گھنٹے ڈاکٹر موجود رہے اور ایمرجنسی طبی امداد افراد کو فراہم کی گئی۔

ٹی اسٹال سے ہمہ وقت چائے مہیا کی جاتی رہی، تمام مہمانوں کے لیئے شعبہ ضیافت کے تحت دال، آلو گوشت، پلاؤ، سبزی مکس، چاول وغیرہ کی کئی صد دیگیں تیار کی گئیں،

بازار میں بھی قسما قسم کے کھانے کے اسٹال تھے، جن سے جلسہ کی کاروائی کے بعد احباب فائدہ اٹھا سکتے تھے،

شعبہ وصیت نے بھی اپنا اسٹال لگایا، معلومات حاصل کرنے کے علاوہ یک صد احباب وصیت فارم لے کر گئے، وصیت فارم پُر کرنے اور لسٹ میں نام لکھوانے والوں کی تعداد نوّے تھی۔

تقریب معائنہ انتظامات۔

بروز جمعرات مورخہ 25 اگست 2005ء کو صبح ان تمام شعبہ جات نے اپنے باقی ماندہ اُس کام کو مکمل کیا جس کو وہ رات گئے تک مکمل نہ کر سکے تھے، آج مہمانوں کی آمد کا بھرپور دن تھا، شام چھ بجے تک 660 پرائیویٹ خیمہ جات لگ چکے تھے، آٹھ موبائل رہائشی گھر اور مہمانانِ خاص کے لیئے لگائے گئے ٹینٹ اس کے علاوہ ہیں، جب کہ آج 180 مہمانوں نے ہوٹل میں رہائش اختیار کی۔

آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ مئی مارکیٹ میں شام سات بجے کے قریب تشریف لائے اور مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور بڑے ہال میں جمع شدہ کارکنان سے خطاب سے پہلے تمام ناظمین شعبہ جات کو شرف مصافحہ بخشا۔

تلاوت قران کریم سے تقریب کا آغاز ہوا جو حافظ عبدالحمید صاحب نے کی، جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں کارکنان کو پروگرام جلسہ سالانہ میں چھپی ہوئی ہدایات پڑھنے کی تلقین فرمائی اور حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی بے لوث خدمت کرنے اور ساتھ ساتھ دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کارکنان کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے، اس دعوت میں 1800 کے قریب کارکن اور 500 کے قریب کارکنات نے شرکت کی جو خواتین کے جلسہ گاہ میں علیحدہ انتظام کے تحت شامل تھیں۔ جمعرات کو رات گئے تک مہمانوں کی آمد جاری رہی اور مہمان اپنی اپنی جائے رہائش کا انتظام مثلاً نجی خیمہ جات نصب کرتے رہے

26۔اگست، بروز جمعۃ المبارک

بروز جمعۃ المبارک 26۔اگست کو صبح نماز تہجد مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے پڑھائی جس میں افراد جماعت اہتمام وشوق سے شامل ہوئے اور رقت سے دعائیں کیں، نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی، جس کے بعد مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن دیا،

اس کے بعد آرام وسیر اور ناشتے کا وقفہ تھا۔ آج جمعۃ المبارک کو پرچم کشائی کی تقریب کے لئے 13:30 پر ہی احباب بڑے گیٹ کے سامنے نصب شدہ پرچم کے قریب جمع ہوگئے تھے۔ وقف نو کے بچے اور بچیاں قطار میں ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے کھڑے تھے۔MTA کی براہ راست نشریات شروع ہو چکی تھیں اور دنیا اس نظارے کو دیکھنے میں ہمارے ساتھ برابر کی شریک تھی۔ دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی مئی مارکیٹ کی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب کے پرزور نعروں کی گونج میں لوائے احمدیت لہرایا جبکہ نیشنل امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی فضا میں سفید رنگ کے کبوتر چھوڑے گئے جو کہ امن کا پیغام لے کر شہر کی فضا میں چلے گئے،

حضور انور نے خاموش دُعا کروائی اور اس کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔

"الوَصیّۃ"

تمھیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمھیں ضائع کر دے گا، (رسالہ الوصیت، صفحہ،11 مطبوعہ،24 دسمبر 1905ء)

خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو'' اس ضمن میں فرمایا کہ صحابہؓ نے اس رسی یعنی قرآن اور رسول کو تھاما تھا۔

''آج کی رسی حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے بعد خلافت کا نظام ہے۔ اس کا سلسلہ قیامت تک ہے۔ کوئی اس رسی کو کاٹنے کی کوشش نہ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انشاء اللہ 2008ء میں خلافت احمدیہ کو سو سال پورے ہو رہے ہیں میں نے بھی کچھ دعاؤں کی تحریک ہے اسی طرح نوافل ادا کرنے کی بھی تحریک کی ہے اور اکثریت اس پر عمل کر رہی ہے، مگر ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی توجہ دیں۔

ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حبل اللہ کی مزید تشریح فرمائی اور ہر احمدی کو تلقین کی کہ وہ اس کے اعلیٰ معیار قائم کریں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی و سومساجد کی تعمیر جلد از جلد کرنے کی طرف توجہ دلائی، حضور انور نے قرآن کریم کی ایک آیت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ بڑائی بڑے خاندانوں کی وجہ سے نہیں بلکہ تقویٰ میں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر کی روشنی میں فرمایا ،اللہ تعالیٰ نے آپکے مالی حالات اچھے کئے ہیں تو زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے زیادہ سر جھکنے چاہئیں۔ آپس میں اتحاد نہ ہو تو قرآن کریم کے مطابق تم بزدل ہو جاؤ گے۔ احادیث کی روشنی میں اخلاقیات کی تشریح فرمائی۔ فرمایا صلح جو بنیں اپنے بھائیوں کا

باقی صفحہ ۲ پر

بقیہ۔جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء

خیال رکھیں

اللہ کرے یہ جلسہ آپس میں پھٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا باعث بنے،خطبہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوگیا۔خطبہ جمعہ کا نو زبانوں میں رواں ترجمہ ہؤا،جس کو دوصد گیارہ افراد نے جلسہ گاہ میں سنا۔

پہلا اجلاس

جلسہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس شام پانچ بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ومحترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے کی،تلاوت قرآن کریم مکرم مولانا منیر احمد منور صاحب نے اور نظم مکرم رانا محمود الحسن صاحب نے پڑھی۔

آج دو تقاریر تھیں، پہلی تقریر مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے ''نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے'' کے موضوع پر کی،تربیتی نقطہ نظر سے یہ ایک اچھی تقریر تھی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ''روزمرہ کی زندگی میں آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ'' کے موضوع پر تھی،آپ کا انداز سادہ مگر پُر اثر تھا۔

شام آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے احمدی طلبا وطالبات کے ساتھ ایک میٹنگ میں شرکت فرمائی۔

آج شام تک کل لگائے گئے پرائیویٹ خیمہ جات وموبائل رہائشی گھروں کی تعداد آٹھ سو اٹھاون تھی ان کے لیئے الگ قریب پارکنگ مُہیا کی گئی جس میں چار سو گاڑیاں پارک کی گئیں،ان خیمہ جات کے لیئے گدے بھی مہیا کیئے گئے،اندازاً تین ہزار پانچ سو مہمانوں نے ان میں رہائش اختیار کی۔

مورخہ 27 اگست بروز ہفتہ

آج بروز ہفتہ مورخہ 27 اگست صبح نماز تہجد مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے پڑھائی۔نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔جس کے بعد مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔

اجلاس اوّل

آج صبح کا اجلاس دس بجے زیر صدارت ''مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ'' شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم مولانا محمد الیاس صاحب منیر مبلغ سلسلہ جرمنی نے سیرت صحابہ ''حضرت عمر فاروقؓ'' کے موضوع پر تقریر کی،آپ کی تقریر،تاریخ کے اوراق سے بڑی عرق ریزی کے بعد تیار کی گئی تھی۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے ''ازدواجی زندگی کے بارے میں اسلام کی حسین تعلیم'' کے بارے میں کی،محترم ڈاکٹر صاحب کا بولنے کا اپنا ایک خاص انداز ہے جسے سامعین بہت پسند کرتے ہیں۔

دوپہر کو جلسہ گاہ مستورات سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں ریلے کیا گیا،جسے احباب نے ہمہ تن گوش ہوکر سنا۔

23 ترجمانوں نے نو(9) زبانوں میں ترجمہ کیا جسے 270 احباب نے جلسہ گاہ میں بنائی گئی مخصوص جگہ میں سنا۔

آج تبلیغ ہال میں (جہاں پہلے ڈسکو ہوتا تھا،اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے یہ جگہ جماعت کو دلا دی اور اس مرتبہ یہاں داعیان نے انسانوں کو اللہ کی طرف بلایا،سبحان اللہ،) جرمن مہمانوں کے ساتھ نشست ہوئی جس میں دوصد کے قریب مہمانوں نے شرکت کی، مہمان سوال جواب کی محفل سے خوش تھے، مختلف اوقات میں ترک،عرب، افریقن قومیتوں کے مہمان بھی تشریف لاتے رہیآج تین بیعتیں ہوئیں۔

اجلاس دوم

بعد دوپہر کے اجلاس کی صدارت مکرم ومحترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامع احمدیہ ربوہ نے کی،تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ برہان الدین صاحب نے کی۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب نے ''جرمنی میں احمدیوں کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر بڑی پُر دردتقریر کی اس کے بعد مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کی تقریر ''نظام وصیت کے ذریعہ نظام نو کی بنیاد'' کے موضوع پر تھی،تقریر کیا تھی ایک علم وجذبات کا رواں دریا تھا جو بہے جارہا تھا،جسے احباب نے بہت پسند کیا،آج جلسہ کے ایک مہمان صوبہ ھیسن کے سیاست دان محترم ''الطارق الوصیح''،جن کا گرین سیاسی پارٹی سے تعلق ہے، نے احباب سے خطاب کیا۔

آج شام تبلیغ ہال میں ایک علمی ریلی منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے اہل علم حضرات نے شرکت کی،دوعدد مقالے پیش کئے گئےپہلا مقالہ مکرم میر عبداللطیف احمد صاحب نے ''بیت اللہ'' کے بارے میں پیش کیا،اور دوسرا مقالہ مکرم داود احمد مجوکہ صاحب نے ''اسلامی روایات کی ثقاوت'' کے بارے میں پیش کیا۔

مورخہ 28 اگست، بروز اتوار

،آج جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا،صبح نماز تہجد سے قبل اور بعد شعبہ تربیت کے افراد نے احباب کو بیداری میں مدد کرنے کے لیئے درود اور صلوٰۃ کا ورد کیا،مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے پُرسوز آواز میں نماز تہجد پڑھائی، نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن دیا،

تیسرے دن کا اجلاس اوّل

آج صبح کا اجلاس دس بجے شروع ہوا،صدارت مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے کی، تلاوت قرآن کریم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے کی نظم مکرم حفیظ الرحمن صاحب انور نے پڑھی،اس کے بعد آج کے پہلے مقرر مکرم مولانا محمد احمد راشد صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے ''قول سدید'' کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم ہدائت اللہ صاحب حبش مشہور مصنف وصحافی کی ''اسلام امن اور آشتی کا مذہب ہے'' کے موضوع پر جرمن زبان میں تھی،

آج کی تیسری تقریر مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ''اطاعت خلافت'' کے موضوع پر تھی آج بھی نو(9) زبانوں میں ترجمہ کیا گیا جسے مختلف قومیتوں کے 465 احباب نے سنا۔

باقی صفحہ چار پر

جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء کے موقع پر

حکومت وسیاسی پارٹیوں کے نمائندگان کی تقاریر

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حکومت وسیاسی پارٹیوں کے نمائندگان نے شرکت کی،جلسہ کی یہ روایت ہے کہ ہم اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں، اس موقع پر امیر صاحب جرمنی نے مہمانوں کا تعارف کروایا،اور مہمانوں نے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا،

صوبہ ھیسن کی اسمبلی کے ممبر جناب ''طارق الوصیح'' نے السلام علیکم سے آغاز کیا اور کہا'' میں مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ کا جلسہ یہاں شہر من ہائم میں منعقد ہورہا ہے میں خوش ہوں کہ آپ نے بلایا،میں گرین پارٹی کی طرف سے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں میں نے آپ کی جماعت کی ہر مشکل میں مدد کرنے کی کوشش کی خاص طور پر میری پارٹی کے ممبران نے انسانی'' آزادی مذہب'' کے حق کی حمایت کی۔اس پارٹی میں مختلف مذاہب کے لوگ شامل ہیں اور جن کا کوئی مذہب نہیں وہ بھی شامل ہیں،جرمن کے بنیادی آئین میں درج ہے کہ تمام انسان برابر ہیں پہلے پیراگراف میں یہ لکھا ہے کہ انسان کا شرف عزت ختم نہیں کیا جاسکتا۔اس کو قبول کرنا مشکل ہے کیونکہ اکثریت کو اقلیت کا خیال کرنا پڑتا ہے،ان کی خاطر قربانی کرنی پڑتی ہے۔میں نے یہاں بہت سارے نوجوان دیکھے ہیں،میں جانتا ہوں کہ ایک دوسرے معاشرے میں مل کر رہنا بہت مشکل ہے،ہوسکتا ہے تیسری نسل مختلف خیال کی مالک ہو، میرے نزدیک مسائل کا سامنا کرنا بہت مشکل ہے،ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ کوشش کرے۔

محترمہ وریانا باڈے(VARIANE BADE) جو شہر من ہائم کی انتظامیہ کی طرف سے بطور نمائندہ جلسہ سالانہ میں تشریف لائیں تھیں نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور امیر صاحب جرمنی کو خوش آمدید کہا نیز تمام حاضرین جلسہ کو بھی خوش آمدید کہا۔

رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں کے ذریعہ اتنا بڑا کامیاب اجتماع خوشی کا باعث ہے۔اس مرتبہ شہر کی طرف سے آپ کو کچھ انتظامی معاملات میں مشکلات کا سامنا تھا مگر آپ لوگوں کی پہچان ہی یہ ہے کہ آپ مشکلات پر خوش اسلوبی سے قابو پالیتے ہیں۔اب احمدی بھی آہستہ آہستہ شہر کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر خدمت کرنے لگے ہیں۔مثلاً نئے سال کی آمد کے موقع پر شہر کی صفائی وغیرہ وقار عمل کے ذریعہ کرتے ہیں۔

شہر کی انتظامیہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہوں،ہمیں فخر ہے کہ ہمارے شہر میں آپ کا یہ اجتماع گیارھویں بار منعقد ہورہا ہے۔خاص طور پر میں خلیفہ صاحب محترم (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو خوش آمدید کہتی ہوں کہ وہ یہاں تیسری مرتبہ تشریف لائے ہیں۔

محترمہ نے شہر من ہائیم کا تفصیل سے تعارف کروایا اور بتایا کہ ہمارے شہر میں ہر رنگ اور نسل کے انسان باہم محبت سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے مذہب اور رسوم کا احترام کرتے ہیں،''خاص طور پر احمدی'' اس معاملے میں سب سے آگے ہیں،ہم کو آپ پر فخر ہے اور آپ کا ماٹو'' محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' قابل تحسین ہے۔آپ کے ذریعہ سے اس شہر کی پوری دنیا میں شہرت ہورہی ہے۔یہاں کا پُر امن ماحول متعارف ہورہا ہے،یہاں آپ آزادی سے جلسہ کررہے ہیں مگر پاکستان میں 1984 سے جلسہ پر پابندی ہے یہ بات قابل افسوس ہے اور مخالفت ومشکلات کی وجہ سے آپ کو یہاں ہجرت کرنی پڑی۔یہاں آپ کو مذہب کی آزادی ہے جو آپ کا بنیادی حق ہے۔میری خواہش ہے کہ آپ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرسکیں۔

محترم ڈاکٹر'' کلاؤس کیوبلر'' (DR.KLAUS KUBLER) کا محترم امیر صاحب جرمنی نے تعارف کروایا کہ آپ جماعت احمدیہ جرمنی اور حضور کے دوستوں میں سے ہیں۔پارلیمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

پاکستان میں الیکشن کے موقع پر جرمن حکومت کی طرف سے مبصر رہ چکے ہیں،ڈاکٹر صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

پیارے دوستو،ممبران جماعت،محترم خلیفہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ''سلام''

مجھے خوشی ہے کہ آپ یہاں جلسہ منعقد کررہے ہیں ۔حضور(انور) آپ یہاں ایک مرتبہ پھر تشریف لائے مجھے اس کی خوشی ہے اس سے جماعت احمدیہ کی حوصلہ افزائی ہوئی میں ربوہ پاکستان میں آپ کی مہمان نوازی سے لطف اٹھاچکا ہوں۔یہاں آپ کو مذہبی آزادی ہے اور بینز ہائم میں آپ مسجد بنارہے ہیں جو من ہائم کا ہمسایہ شہر ہے اس کی ہمیں خوشی ہے۔بہت سے احمدی خاندان میرے دوست ہیں مجھے اس سے دلی خوشی ہوتی ہے۔

محترم کلاؤس ڈیٹر۔(Klause Dieter)

آپ نے سب حاضرین کو سلام کے بعد کہا،

میری اس تقریر کا بہت ساری زبانوں میں ترجمہ ہوگا میرے لئے یہ باعث فخر ہے۔آپ کا ماٹو'' محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' مجھے پسند ہے،

یہ ایک ماٹو ہی نہیں یہ ایک بنیادی اصول ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے جو آپ لوگوں نے اٹھائی ہے۔اس کا تعلق کسی مذہب سے نہیں بے شک کوئی یہودی ہو عیسائی ہو یا مسلمان ۔

من ہائم شہر کے لئے یہ باعث اعزاز ہے کہ یہاں آپ گیارویں (10) مرتبہ جلسہ منعقد کررہے ہیں۔آپ دنیا میں 80 ملین ہیں جرمنی کی بھی اتنی ہی آبادی ہے اور اس کا مطلب ہے آپ بہت بڑی طاقت ہیں۔

میں وزیر اعلیٰ کو رپورٹ دوں گا کہ اس طرح کا مذہبی جلسہ بھی ہوسکتا ہے جو کثیر تعداد کے باوجود پر امن ہو۔

میری خواہش ہے کہ آپ کے حالات پاکستان میں ٹھیک ہوجائیں اور اس کے لئے دعا ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے مگر ساتھ ساتھ میں جس حد تک مدد کرسکا کروں گا۔

☆ ☆ ☆ ☆

خلاصہ تقاریر، برموقع، جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء

اطاعت خلافت

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، جماعت احمدیہ جرمنی کی دعوت پر بطور مہمان مقرر پاکستان سے تشریف لائے اور جلسہ کے تیسرے روز کے پہلے اجلاس میں ''اطاعت خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپکی تقریر کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سورۃ النور آیت 57 کی روشنی میں لفظ ''الطاعۃ'' کے معنی بیان فرمائے کہ'' ایسی فرمانبرداری جس کے کرنے سے انسان لذت وخوشی محسوس کرے۔''

اسی اطاعت کا عملی نمونہ ہمیں حضرت ابراہیمؑ کی اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی تیاری میں ملتا ہے۔ یعنہ حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارے میں فرمایا کہ'' وہ میری ہر امر میں اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے''۔

اطاعت خلافت کے لئے خلافت کی اہمیت کا جاننا بھی ازحد ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ'' خلیفہ جانشین ہے رسول کا اور وہ ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہے، پھر فرمایا۔'' انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو۔۔۔۔ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ،353)

فاضل مقرر نے، حضرت مسیح موعودؑ کی سورۃ الغاشیہ آیت 18 کی تفسیر کا حوالہ بھی دیا جس میں آپؑ نے اونٹوں کی قطار سے سبق سیکھنے کا فرمایا کہ اُن کا بھی ایک امام ہوتا ہے، سب اس کے پیچھے چلتے ہیں آگے بڑھنے کی خواہش نہیں کرتے، آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ ''اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا۔ اگر جماعت اور امام نہ ہو تو تمام فرقوں سے جدا ہو جانا خواہ تمہیں درختوں کی جڑیں کھانا پڑیں۔(بخاری کتاب الفتن)

نماز با جماعت پر بھی اسی لئے زور دیا گیا ہے کہ اس سے توحید کے عملی قیام کی تربیت ملتی ہے، اور یہ اطاعت امام سے ہی ممکن ہے، امام کی اطاعت کامل میں ہی برکت و کامیابی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ''مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے، پھر فرمایا، تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، جلد دوم، صفحہ 246 تا 248 سورۃ النساء، آئیت 60)

جنگ بدر کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بے مثال اطاعت کے نمونے ملتے ہیں۔ میدان اُحد میں بکھری لاشوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا پیغام لانے والے صحابی کی پکار پر حضرت سعدؓ نے دم توڑتے ہوئے نحیف سی آواز میں جواب دیا کہ میرا سلام رسول اللہ ﷺ تک پہچا دینا اور جس طرح ہم نے اپنا عہد نبھایا تم بھی اپنا عہد نبھانا۔

حرمت شراب کا سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ کا بغیر تصدیق کے گلیوں میں شراب کا بہا دینا یہ سب کامل اطاعت کے جذبے کے تحت تھا۔ اسی طرح کی کامل اطاعت کے نظارے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ میں بھی کثرت سے نظر آتے ہیں۔ جن میں سر فہرست حضرت مولوی نورالدینؓ کی زندگی کامل طور پر اطاعت مسیح میں سرشار تھی۔

آپ حضورؑ کی طرف سے تار ملنے پر بلا توقف حکم کی تعمیل میں اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ بھیرہ میں اپنے مکان کی تعمیر رکوادی، اپنی بیویوں کو باری باری قادیان بلوالیا۔ حضورؑ کے اشارے پر کتب خانہ بھی منگوالیا اور اپنے وطن کا خیال تک بھی اپنے دل سے نکال دیا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ'' بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے'' ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ'' تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپکو امام کے ساتھ ایسے وابستہ رکھو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ ۔۔۔۔۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا پس اس نعمت کا شکر ادا کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے،(خطبات نور صفحہ 131)''

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا'' اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپکو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔ (الفضل 20 نومبر 1946، صفحہ 7)،

مکرم سیدؔ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے اور حوالہ جات بھی پڑھے جس میں آپ نے اطاعت خلافت کے بارے میں تاکید کی ہے،

یہ اطاعت امام کے نظارے اس دور میں بھی انتخاب خلافت خامسہ پر پوری دنیا نے دیکھے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ہماری اولادوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رکھے۔ ہماری ہر ہر حرکت وعمل میں خلافت سے محبت، وفا اور اطاعت کا سچا اظہار ہوتا ہو، آمین

حضرت مصلح موعودؓ نے جیسے بیان فرمایا تھا ویسا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی احسن رنگ میں توفیق دے، خلافت زندہ رہے اور اسکے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن، تقویٰ تمہارا لباس ہو خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اس کے ہو، آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆

روزمرہ کی زندگی میں
آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ

روزمرہ کی زندگی میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ، اس موضوع پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا،

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی زندگی کو ہمارے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اسی لیے یہاں آپ ﷺ کے شمائل کی مختصر سی جھلک پیش کرتا ہوں۔

آپ ﷺ کے معمولات کی ایک جھلک یوں ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز عشاء کے فوراً بعد سونا پسند فرماتے تھے۔ سوتے وقت دائیں پہلو پر لیٹتے۔ آخری تین سورتیں پڑھ کر جسم پر پھونک مارتے۔ سونے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھا کرتے۔ سوتے وقت مسواک اور وضو کا پانی پاس رکھ کر سوتے، بستر انتہائی سادہ اور تمام تکلفات سے پاک ہوتا۔ سونے سے پہلے دُعا کیا کرتے، سونے سے پہلے ہر قسم کی خیر، نفع اور پناہ خدا تعالیٰ سے ہی مانگتے اور اُسکے غضب سے پناہ طلب کرتے۔

بیدار ہونے پر بھی اس کی حمد وثناء کرتے، دانتوں کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھا کرتے، سونے سے قبل، تہجد کے وقت باہر سے گھر آنے پر دانت صاف کرتے حتیٰ کہ آخری بیماری میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی مدد سے دانت صاف کئے۔

عبادات: تہجد کے نوافل بہت طویل ادا کرتے جو آٹھ رکعات پر مشتمل ہوتے۔ ان کی لمبائی ایسی ہوتی کہ آپ کی پنڈلیاں اور پاؤں سوج جایا کرتے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ مل کر تہجد کی نماز ادا کر رہی تھی۔ آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں میری نکسیر ہی نہ پھوٹ پڑے۔

دورانِ نماز آپ کی خشیتِ الٰہی کا یہ حال ہوتا کہ جیسے آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی۔ جس دن کسی وجہ سے تہجد کی ادائیگی نہ ہوتی تو آپ دن کے مختلف اوقات میں نوافل ادا کیا کرتے۔ سنتیں اور نوافل گھر میں ادا کرتے اور فرض نمازیں مسجد میں ادا کیا کرتے۔

جنگِ احزاب کے موقع پر انتہائی مشکل حالات میں سردی کی شدت، گرم کپڑوں کی کمی اور یہودیوں، منافقین کی شرارتوں کی وجہ سے نماز ظہر عصر مقررہ اوقات میں ادا نہ کر سکے، اس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں فرمایا کہ بُرا ہو کفار کا جنکی وجہ سے آج ہماری نمازیں ضائع ہو گئیں۔

آخری بیماری میں بھی جب کبھی ہوش آتا تو یہی پوچھتے کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ آخری بیماری میں جب ذرا افاقہ ہوا تو دو صحابہ کے کندھوں کا سہارا لے کر مسجدِ نبوی ﷺ میں گئے اور نماز ادا کی۔ آخری نصیحت میں بھی اپنی امت کو یہی نصیحت کی کہ نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔

روزمرہ کے معمولات میں صحابہؓ کو قرآن کریم یاد کرواتے، دین کے مسائل سکھاتے، جنگی مشقیں کرواتے، تنازعات کے فیصلے کرتے، وفود سے ملاقاتیں اور تبلیغ کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ گھر کے کام کاج میں بیویوں کا ہاتھ بٹاتے۔ مگر نمازوں کے اوقات میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ ظہر کے بعد قیلولہ فرماتے۔ عصر کے بعد ازواجِ مطہرات کے پاس باری باری حال دریافت کرنے جاتے اور جس بیوی کے پاس باری ہوتی، ان کے پاس رات قیام فرماتے۔ سفر پر روانگی سے قبل قرعہ اندازی کے ذریعہ کسی بیوی کو ضرور ساتھ لے کر جاتے۔ اپنی ازواج کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کرتے۔ حسب ضرورت دینی مسائل سکھاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ بات بہت ٹھہر ٹھہر کر کہا کرتے۔

صحابہ کرام کے ساتھ اجتماعی کاموں میں برابر شریک ہوتے۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں، جنگِ خندق کے موقع پر سفر کے دوران کھانا پکانے کے لیئے لکڑیاں جمع کرنے کے کام وغیرہ۔ مجلس میں چھینک آنے پر دھیمی آواز میں الحمدللہ کہتے۔

تمام طیب اشیاء کھا لیتے مگر صدقہ نہ کھاتے، ہدیہ قبول فرماتے، اکثر دودھ اور کھجور پر گزارہ کرتے۔ پانی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے۔ کھانا ہمیشہ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتے۔ ہر کام دائیں ہاتھ سے اور دائیں طرف سے شروع کرتے۔ عطر بکثرت استعمال کرتے۔ سادہ مگر صاف ستھرا لباس پہنتے۔ گھر سے باہر جاتے ہوئے بھی خدا کی پناہ میں آنے کی دُعا مانگا کرتے۔ سفر پر روانہ ہونے پر، نیا کپڑا پہننے پر، نیا چاند دیکھنے پر، بارش کے آنے پر، بادل گرجنے پر، مسجد میں داخل ہونے، نکلنے پر، غرض ہر موقعہ پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے۔ آپ روزانہ ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار پڑھتے۔

مخلوقِ خدا سے ہمدردی:

بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک فرماتے غلاموں کو کبھی ڈانٹ ڈپٹ نہ کرتے، بیماروں کی عیادت کرتے خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ۔ جب اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا تو قرآن کریم کی آخری دو سورتیں پڑھ کر دم کرتے اور اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے۔ جنازہ کا احترام کرتے چاہے وہ غیر مذہب سے ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ کسی کو برا بھلا کہنا اور برائی کا بدلہ لینا یا انتقام لینا آپ کی عادت نہ تھی۔ اگر کوئی احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا تو سخت ناراضگی کا اظہار کرتے۔ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرتے، کسی غلام، عورت یا جانور پر ہاتھ نہ اٹھاتے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ خندہ جبیں، نرم خو تھے۔ کوئی برا کلمہ زبان پر نہ لاتے، عیب جو نہ تھے، ضرورت سے زیادہ بات اور بے مقصد کام میں مشغول ہونا آپ کو پسند نہ باقی صفحہ ۴ پر

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 10
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email:
akhbar3@yahoo.com

جلسہ سالانہ جرمنی، ءتیاری، وقارعمل، پرایک نظر

جرمنی کا جلسہ سالانہ پچھلے گیارہ سال سے شہر من ہائیم کے قریب ایک نمائش کی جگہ ''مئی مارکیٹ'' میں منعقد ہوتا ہے، ایک بڑے تعمیر شدہ ہال کو مردانہ جلسہ گاہ کی شکل دی جاتی ہے اس ہال میں جماعت کو اپنا لاؤڈ سپیکر کا نظام نصب کرنا ہوتا ہے اس کے علاوہ اسٹیج بنانا، بینر لگانے، بڑی اسکرین نصب کرنی، کارپٹ بچھانا، کرسیوں کا انتظام، ترجمانی کے آلات نصب کرنے وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے، یک صد کے قریب شعبہ جات جلسہ سالانہ کے انتظامات میں مصروف ہوتے ہیں، ہر ایک شعبہ کی نگرانی و زمہ داری اس شعبہ کے ناظم پر ہوتی ہے، جو اپنے افسر کو جواب دہ ہوتا ہے۔

خواتین کے جلسہ گاہ کے لیئے ایک بہت بڑا ٹینٹ لگایا جاتا ہے، اس کے علاوہ کھانا کھانے، اور دوسرے شعبہ جات کے لئے علیحدہ ٹینٹ لگائے جاتے ہیں، اس مرتبہ مئی مارکیٹ میں موجود ڈسکو کا ہال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دلا دیا اب وہاں ناچ گانے کے بجائے اللہ کا نام لیا جائے گا، لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلایا جائے گا، ''سُبحان اللّٰہ'' ان تمام کاموں اور ٹینٹ وغیرہ لگانے کے کام کو سرانجام دینے کے لیئے افرادی قوت درکار ہوتی ہے، اور یہ افرادی قوت باہر

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے (جلسہ سالانہ جرمنی)

آج دوپہر تبلیغ ہال میں جرمن مہمانوں کے ساتھ مکرم ھدائت اللہ صاحب ہش کی نشست ہوئی جس میں یک صد کے قریب مہمانوں نے شرکت کی،

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں امیر جماعت احمدیہ مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب نے ''جرمن مہمانوں کا تعارف کروایا، جن کا تعلق شہر من ہائم کی انتظامیہ وسیاست دانوں سے تھا،

اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے کی، نظم مکرم داود احمد ناصر صاحب نے اپنی مخصوص آواز میں پڑھی، جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا،

اپنے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاد کے مفہوم پر تفصیل سے روشنی ڈالی، اور تاریخ کی روشنی میں بتایا کہ جہاد کب کب اور کن حالات میں کیا گیا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیوں کو مساجد کی تعمیر کے لیئے مالی قربانی کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے نیز احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلانے کی تلقین فرمائی،

جلسہ سالانہ کی زیادہ سے زیادہ حاضری۔30502 رہی،

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سے لینے کی بجائے جماعت کے خدام خود یہ کام سرانجام دیتے ہیں، جسے عرف عام میں ''وقارِعمل'' کہتے ہیں، جرمنی جیسے ترقی یافتہ ملک میں وقت کی بہت قیمت ہے، اس لیئے جہاں وقارِعمل سے مالی بچت ہوتی ہے وہاں ایمانی جذبہ میں اضافہ بھی ہوتا ہے، علاوہ ازیں قومی روح بھی ترقی کرتی ہے، مل کر کام کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے، اور اس طرح انتظامی امور کی صلاحیتیں ترقی کرتی ہیں، اس مرتبہ بھی تین سو سے لے کر پانچ سو تک خدام نے روزانہ وقارِعمل میں حصہ لیا، جبکہ ایک سو بیس احباب نے وقارعمل کے لیئے دس سے پندرہ دن کا وقفِ عارضی کیا اور ان تمام دنوں میں جلسہ گاہ میں ہی رہائش اختیار کی

جلسہ سے کچھ دن پہلے جلسہ گاہ کی تیاری کا آغاز ہوتا ہے، اس مرتبہ مورخہ 16 اگست بروز منگل کو تیاری کا آغاز ہوا، اس کے لیئے جرمنی کے مختلف ریجنز سے خدام وانصار تشریف لائے ہوئے تھے، تیاری کے ناظم مکرم نعیم احمد طارق صاحب، مختلف شعبہ جات کے ناظمین وافسران کے علاوہ افسر صاحب جلسہ سالانہ، وافسر صاحب جلسہ گاہ بھی موجود تھے،

مکرم ومحترم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی جو افسر جلسہ گاہ بھی ہیں، نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''آج تیاری جلسہ کے لیئے آغاز ہوگا، ہم آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت طلب کرتے ہیں، اسی کے نام سے آغاز کرتے، اس کے بعد تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا، اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام احمدیہ جرمنی جو افسر خدمتِ خلق بھی ہیں نے مختصر سا جائزہ لیا کہ کتنے ریجنز سے کتنے خدام آئے ہیں اور خدام کو کچھ ھدایات دیں جن میں حفاظتی تدابیر اور دعاوں پر زور دیا۔

اس کے بعد محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس مرتبہ ہمیں دو دن کم ملے ہیں، مگر مجھے امید ہے کہ آپ کا جذبہ اور جوش یہ کمی پوری کردے گا، اور انشاءاللہ کام وقت پر ختم ہوگا۔

اس کے بعد مکرم ومحترم مربی صاحب نے کہا کہ آپ خدمت کرنے والے لوگ ہیں اور اس کے اچھے فوائد ظاہر ہوتے ہیں، جہاں جہاں وقارعمل ہوا ہے وہاں لوگوں کو یاد ہوتا ہے کہ آپ نئے سال پر شہر کی صفائی کے وقارعمل میں شامل ہوتے ہیں، ہم باہر بھی خدمت کرتے ہیں اور یہ اندر کی خدمت ہے اس سال برطانیہ کے، جلسہ میں، میں نے محسوس کیا ہے کہ انگلستان کی نئی نسل بھی اب وقارعمل میں رات دن مصروف رہی، ان کی رفتار تیز ہوئی ہے، ہمیں بھی اب مزید تیز ہونا ہے، آج موسم اچھا ہے اتنی گرمی نہیں ہے ۲۲ درجہ سنٹی گریٹ ہے، جبکہ بعض مرتبہ 32 تک ہوتا ہے، مگر درجہ حرارت جتنا بھی ہو ہم نے ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہوئے کام کرنا ہے ہم جتنا شکر کریں گے اللہ اتنی مزید توفیق بڑھا دے گا ہمیں گرمی، سردی بارش کی پرواہ نہیں کرنی۔

آج صدر صاحبہ لجنہ بھی تشریف لائی ہوئی ہیں، وہ بھی خواتین والے حصّے میں شروع سے موجود ہوتی ہیں، اور اس کی تزئین وآرائش میں حصہ لیتی ہیں، اللہ انہیں بھی اجر عطا فرمائے اس کے بعد دعا ہوئی، اور خدام اپنے اپنے انچارج کے ساتھ کام میں مصروف ہوگئے۔

جمعرات مورخہ 25 اگست تک جو معائنہ کا دن تھا الّا ماشاء اللہ تمام کام مکمل ہو چکے تھے، ☆ ☆ ☆ ☆

نظام وصیّت کی اہمیت

از مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم

مسیح پاک نے کی درد دل سے التجا حق سے — وصیت کرنے والوں کے لیے کی یہ دعا حق سے
جگہ اس مقبرے میں تو عطا کر ان کو یا مولا — جنہیں منظور ہے ہر حال میں تیری رضا مولا
جنہیں تیرے فرستادہ پہ وہ ایمان حاصل ہے — جو بدظنی سے بالا ہے جو صادق ہے جو کامل ہے
جو تیرے در پہ ہر حالت میں سر اپنا جھکاتے ہیں — محبت میں وفاداری دل جان سے دکھاتے ہیں
تیرے مہدی سے ہے جن کو تعلق جانفشانی کا — رضا تیری ہے بس مقصود جن کی زندگانی کا
نظیر اپنی نہیں رکھتے جو اخلاص و اطاعت میں — جو ہیں کھوئے گئے بالکل تیری راہِ محبت میں
وصیت ہے علامت کامل الایمان ہونے کی — وصیت ہے ضمانت با خدا انسان ہونے کی
وصیت آئینہ دار خلوص اہلِ ایماں ہے — وصیت جذبہ ایثارِ مومن کی رگِ جان ہے
وصیت سے نظام زندگی کی استواری ہے — وصیت گلشنِ دین کیلیے بادِ بہاری ہے
وصیت سوختہ جانوں کی خوشنودی کا سرمایہ — یتیموں اور بیواؤں کی بہبودی کا سرمایہ
وصیت ہی سے ہوگی دور ناداروں کی ناداری — غریبوں کے گھروں میں ہوگی سیم و زر گلکاری
وصیت ہی حقیقت میں ہے ضامن امن عالم کی — یہی ہے آخری منزل بشر کی سعی پیہم کی
فوائد دور رس اس کے عیاں ہیں چشم بینا پر — وصیّت ہم کو لے جائے گی اک دن طورِ سینا پر
ہے مضمر راز تکمیلِ نظامِ نو وصیت میں — منور ہوگی دنیا جس سے ہے وہ ضوٗ وصیّت میں
مٹا دے گی وصیت ایک دن تنگی زمانے سے — کلیدِ بابِ جنت ہوگی حاصل اس بہانے سے
وصیت سے نکھرتی جائے گی حالت زمانے کی — جہاں میں ہوگی پوری شان سے جلوہ نما نیکی
وہ جنت چھن گئی آدم سے جو آغاز دنیا میں — وہ نغمہ بن کے پھر ہوگی نمایاں ساز دنیا میں
رہے گا نام تک باقی نہ دنیا میں گدائی کا — بدل دے گی وصیّت ایک دن نقشہ خدائی کا
قیام امن عالم کا بلاوا ہے وصیّت میں — فقیروں کی فقیری کا مداوا ہے وصیّت میں
ضرورت اس سے ہوجائیگی ہر انسان کی پوری — رہے گی ایک دن دنیا میں محتاجی نہ مجبوری
شفا پائیں گے بیمار اس سے دردِ جاودانی کے — کھلیں گے اس سے در دُنیا پے لطفِ آسمانی کے
وصیّت بیکسوں کا بے نواؤں کا سہارا ہے — وصیّت چرخِ عشرت کا درخشندہ ستارا ہے
جہاں میں پھیلتا جائے گا نورِ جاوداں اس کا — کرے گا اعتراف اک دن کھلے بندوں جہاں اس کا
کیا ہے مہدی موعود نے جاری نظام اس کا — رہے گا ایک دن دنیا میں ہو کر فیض عام اس کا

منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۶۲ء

(بقیہ خلاصہ تقاریر جلسہ سالانہ

تھا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں کہ'' جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو سوچیں اور غور کریں کہ اگر محمد ﷺ میری جگہ ہوتے تو کیا وہ یہی کرتے جو میں کر رہا ہوں؟ ہر کام کرتے وقت اپنے دل سے پوچھ لیا کرو کہ آیا یہ کام رسول کریم ﷺ کی تعلیم اور نمونہ کے مطابق ہے؟ تمہارے لئے نجات کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ تم اپنے دل پر محمد ﷺ کی تصویر کھینچو۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)